

حلال جانور کے حرام اجزاء کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ حلال جانور کے کتنے اجزاء حرام ہیں اور بکرے وغیرہ کے کپورے بعض لوگ ناواقفی سے بہت کھاتے ہیں ان کا کھانا حلال ہے یا حرام؟ اور اوجھڑی کا کیا حکم ہے۔
سائل: محمد زبیر خطیب جامع مسجد مریم، ساٹواں میل، فیصل آباد

الجواب بعون الوهاب

قرآن و سنت کی روشنی میں حضرات محققین اہلسنت رحمۃ اللہ علیہم نے حلال جانور کے سات اجزاء کا کھانا حرام شمار کیا ہے ملاحظہ ہوں (۱) بوقت ذبح بننے والا خون (۲) پتہ (۳) مثانہ (۴) غدود (۵) مادہ کی پیشاب گاہ (۶) نر کی پیشاب گاہ (۷) کپورے۔

و فی الشامیہ: ما یحرم اكله من اجزاء الحيوان المأكول سبعة الدم المسفوح والذكر والانثيان والقبل والغدة والمثانة والمرارة.

(ج ۵ ص ۲۱۹ قبیل کتاب الاضحیہ)

فقہ اسلامی کی دیگر کتب میں بھی ان مذکورہ سات چیزوں کا استعمال شرعاً ناجائز قرار دیا گیا ہے حوالہ جات ملاحظہ ہوں: (۱) بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶۱ کتاب الذبائح (۲) البحر الرائق ج ۸ ص ۴۸۵ (۳) فتاویٰ عالمگیریہ ج ۵ ص ۳۹۰ (۴) طحطاوی علی الدر ج ۴ ص ۳۶۰۔ اسی طرح درج ذیل کتب احادیث میں بھی مذکورہ سات چیزوں کا کھانا شرعاً منع قرار دیا گیا ہے: (۱) مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۵۳۵ (۲) سنن کبریٰ للامام بیہقی ج ۱۰ ص ۷ (۳) کتاب الآثار ص ۱۷۹ (۴) مراسیل ابی داؤد ص ۱۹ (۵) الکامل لابن عدی ج ۵ ص ۱۲ (۶) الجامع الصغیر حدیث ۷۱۲ (۷) المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۹۴۷۶۔

لہذا بکرے وغیرہ کے کپورے کھانا، پکانا، بیچنا شرعاً حرام ہیں۔ اس غلاظت اور گندگی کے کھانے سے ہر مسلمان کو بیچنا شرعاً واجب ہے۔

و فی القاموس الفقہی: المکروہ تحریماً عند الحنفیۃ ہو ماکان الی الحرام اقرب و یسمیہ محمد حراماً ظنیاً۔

(ص ۳۱۸ تحت حرف الکاف)

البتہ اوجھڑی شرعاً حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۰۲، فتاویٰ رحیمیہ ج ۱۰ ص ۷۸، جدید نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۰۵ باب ۶۹)

فقط واللہ یقول الحق وهو یہدی السبیل

حررہ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ



(جاری ہے.....)

تصدیق

محقق العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم العالی
(صدر دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

الجواب صحیح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا
۱۴۲۸/۱۰/۲۸ھ

دارالافتاء
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا